السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استماع ۔ اسماع ۔ انصات ۔ سکوت میں کیا فرق ہے ۔ اوران کا حقیقی ومجازی کیا معنی ہے نیز فاستمعوا کے ہوتے ہوئے انصتوا کا کیا فائدہ ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

استماع یہ ہے کہ انسان کسی چیز کو خوب اچھی طرح کان لگا کرسنے یعنی پوری توجہ اور قصد کے ساتھ اس لیے استماع اور سماع میں فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

«الاول (الاستماع) یقال لما کان یقصدلانہ لایکون الا بالاصغاء وہوالمیل والسماع یکون بقصدودونہ »

اس کے بعد سماع کی تعریف ان لفظوں میں بھی کی گئی ہے ۔ « کل مایستلذالانسان من صوت طیب » مگر استماع کے لیے مستمع کا خاموش رہنا ضروری نہیں ہے ۔ اور انصات کے لیے توجہ کے ساتھ سننا اور اس کے ساتھ خاموش رہنا ضروری ہے چنانچہ لغت میں ہے « نصت نصتا وانصت لہ سکت مستمعا لحدیثہ » یعنی کسی بات کو خاموش رہ کر سننا اس کا نام انصات ہے ۔ کفار قرآن سنتے تو شور مچاتے کہ دل پر اس کا اثر نہ پڑجائے اس لیے استمعوا کے بعد انصتوا کا اضافہ کیا گیا ۔ یعنی شوروغل نہ کرو ممکن ہے کہ تم پر رحمت کی جائے ۔ قرآن مجید کو سنتے ہوئے خاموش رہو ۔ یعنی چپ چاپ سنوگے تو بہت ممکن ہے کہ ہدایت پاکر اللہ تعالی کی رحمت میں داخل ہوجاؤ ۔ سورہ احقاف میں جنات کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے :

وَإِذ صَرَفنا إِلَيكَ نَفَرًا مِنَ الجِنِّ يَستَمِعونَ القُرءانَ فَلَمّا حَضَروهُ قالوا أَنصِتوا -- سورة الاحقاف29

''اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش ہوجاؤ،''

اس مقام پر بھی استماع کے بعد انصات کا اضافہ ہے کہ محض استماع کا لفظ انصات کے مقصد کے واضح نہیں کرتا ۔ حدیث میں آتا ہے :

«واذاقلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت فقد لغوت»

یعنی امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھی کو کہا کہ خاموش رہو تو تو نے لغو حرکت کی ہے

یہاں بھی انصات کو غیر کی بات سننے کے موقعہ پر خاموش رہنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے ۔

لفظ سکوت کا وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں خود اپنی بات سے اپنے آپ خاموش رہنا ہو ۔ اس لیے محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ : ''تکلم الرجل ثم سکت ،، یعنی کلام کرکے خاموش ہوگیا ۔ '' فاذا انقطع کلامہ فلم یتکلم اوا محم قلت اسکت ،، یعنی بول کر چپ ہوگیا ۔ اب بول نہیں سکتا منہ بند کردیا گیا ۔ ایسے موقع پر اس کا استعمال باب افعال سے کیا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکبیر کے بعد چپ ہوکر دعا افتتاح پڑھنے کو سکوت اسکات سے تعبیر کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ « کان یسکت بین التکبیر وبین القرآۃ » پھر کہتے ہیں ۔ یارسول اللہ ! « اسکاتک بین التکبیر والقرآۃ » ۔ ان مقاموں میں انصات کا لفظ نہیں آیا ۔ لفظ انصات کے معنی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جو لوگ سری نماز میں بھی قراۃ مقتدی کو اس آیت سے منع کرتے ہیں وہ اصطلاح عرب سے ناواقف ہیں ۔ '' کائنا من کان ،، کیونکہ انصات اس سکوت کو کہتے ہیں جو کسی کے کلام کو سننے کے لیے کیا جائے ۔ اور سکوت کا مجازی معنی آہستہ کلام پر آتا ہے ۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ابھی معلوم ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا باستر (آہستہ) کو سکوت سے تعبیر کیا ۔

وباللہ التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01